# کوثریہ

حفیظ تائبؔ

القمر انٹرپرائزز غزنی سٹریٹ اُردو بازار ○ لاہور

خوبصورت، معیاری کتابیں

القمر انٹرپرائزز

اہتمام: محمد سعید اللہ صدیقی

جملہ حقوق محفوظ

طبع: اول 2003ء
مطبع: ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت: 150 روپے

# انتساب

ادب و محبت کے ساتھ

- ∆ مولانا سیّد محمد عبدالعزیز شرقی علیہ الرحمہ

مصنف "فیوض الحرمین" (نعتیہ مجموعہ)۔۔مدفون جنت البقیع

- ∆ سیّد سعید الحسن شاہ چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ۔۔مدفون ملتان
- ∆ سیّد سلیم بخاری علیہ الرحمہ۔۔مدفون ملتان

کی ارواحِ مقدسہ کے نام

# حسنِ ترتیب


کوثری نغموں والا — ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی — 11

عصرِ حاضر کا نمائندہ نعت گو — پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی — 19

حمد و مناجات — 25

دیں سکون تیرے نام یا عزیزُ یا سلام — 27

اللہ تعالیٰ ہے جہانوں کا اجالا — 29

موجود بہر سمت ہے اک ذاتِ الٰہی — 31

خدا کے نام نامی سے سخن ایجاد کرتا ہوں — 33

کھل جائے مجھ پہ بابِ عنایات اے خدا — 35

نعت شریف — 41

وہ نورِ جاں افق آراء ہوا ہے — 43

دیر جتنی اشکِ خوں سے آنکھ تر ہونے میں ہے — 46

خوشبو سے جس کی مہکا جہاں کا چمن تمام — 48

| | |
|---|---|
| مصطفیٰ کی شکل میں حق کا جمال آیا نظر | 50 |
| تیرہ فصیلِ وقت میں باب کھلا جمال کا | 52 |
| میں یہ سمجھوں گا کہ آنکھوں کی نمی کام آ گئی | 54 |
| سر کو جھکائے ہے فلک ان کے سلام کے لیے | 56 |
| دین و دنیا کی قیادت آپ کو بخشی گئی | 58 |
| سانس میں ہے رواں میرا زندہ نبیؐ | 62 |
| اہلِ ایماں کے لیے جانوں سے اولیٰ آپ ہیں | 64 |
| تازہ امنگ جاگی دلِ عندلیب میں | 66 |
| اٹھنے کی تاب ہی نہ ہو جانِ ضعیف میں | 68 |
| جسے خالقِ عالمیں نے پکارا سراجاً منیرا | 70 |
| تو روشنی کا پھول ہے یا ایہا الرسولؐ | 72 |
| پہنچا ہوں روبروئے حرم صاحبِ حرم! | 74 |
| میں صرف حرفِ تمنا ہوں یا رسول اللہ | 76 |
| آپ ہیں جانِ ارض و سما شانِ خلقِ خدا آپ ہیں | 77 |
| طیبہ میں پہلا نقشِ حسن مسجد قبا | 80 |
| حرم کا دیدۂ بیدار روضۃ الجنہ | 81 |
| کچھ ایسے صاحبِ اعزاز ہیں آپ | 83 |
| قلب ہے پُرسکوں آپ کے شہر میں | 85 |
| دیتا نئی حیات ہے عشقِ رسولؐ پاک | 87 |

| | |
|---|---|
| بابِ انعام کھلا رحمتِ عالم کے طفیل | 88 |
| دیس میرا ہے گلستاں نعت کا | 89 |
| ایمان کی بنیاد محمدؐ کی محبت | 91 |
| اللہ غنی رتبہ و توقیرِ پیمبرؐ | 92 |
| گردشِ دوراں کا درماں جشنِ میلاد النبیؐ | 93 |
| ماہِ ذیشان ربیع الاول | 95 |
| رفعت مرے آقا نے وہ پائی شب معراج | 97 |
| ثبت دل پر جو مہرِ نبوت ہوئی | 99 |
| **کوثریہ** | 107 |
| بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | 109 |

# کوثری نغموں والا

میں نے حفیظ تائب کو کوثری نغموں کا شاعر نہیں کہا، بلکہ کوثری نغموں والا کہا ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ کوثری نغمے ان کے وجود کا حصہ ہیں اور ان کی نعت گوئی پورے وجود کی شاعری بلکہ اظہار ہے۔ خواجہ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی ان کی شناخت بن گئی ہے۔ اس سے بڑا اعزاز کسی کو اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔

کوثریہ کا مسودہ ملا۔ اس میں حفیظ تائب صاحب کا خط رکھا ہوا تھا۔ بے تابی کے ساتھ اسے پڑھا اور اداس ہو گیا، مگر جب حفیظ بھائی کا چہرہ نظروں کے سامنے آیا تو یہ اداسی اطمینان میں بدل گئی۔ حفیظ بھائی نے اپنی شدید علالت کے ساتھ تیرہ چودہ سال جیسے گزارے ہیں، اس نے انھیں جیتے جی نفسِ مطمئنہ کے درجے تک پہنچا دیا ہے، اور یہ کرامت نہیں تو اور کیا ہے کہ یہ دنیا ہی ان کے لیے ان کے رب کی جنت بن گئی جس میں وہ اپنی جھکی ہوئی نگاہوں، ہونٹوں کے نیم تبسم اور مودب و ادب دیدہ و چشیدہ آواز اور لہجے کے ساتھ زندہ ہیں۔ اور اس طرح کہ اس جنت کی حدود لاہور سے دیارِ رسولؐ تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اور کون سے مقام اس جنت میں شامل ہیں، اس کی خبر ان کے رب کو ہی ہے یا اس کے رسولِ اعظم ﷺ کو۔

میں نے کوثریہ کا ایک صفحہ کھولا اور یہ شعر سامنے آ گیا ۔

ان دوریوں کو رنگِ حضوری عطا کریں
ہمت سفر کی اب نہیں باقی غریب میں

اور دس بارہ برسوں کے دوران رمضان المبارک کے وہ بیتے ہوئے دن نظروں کے سامنے سے گزر گئے جو ہم نے مدینہ منورہ میں تائب صاحب کے ساتھ گزارے ہیں۔ عجب بات یہ ہے کہ مسجدِ نبویؐ میں ہماری ملاقاتیں کم ہوتیں، نہ ہونے کے برابر، مگر حرمِ مصطفوی سے واپسی پر جب ہم ایک دوسرے سے ملتے تو ایک دوسرے کی آنکھوں میں پورے دن کی روئداد پڑھ لیتے۔ تائب صاحب کی نزاکتِ احساس کا یہ عالم ہے کہ وہ مجھ سے مسجد نبویؐ میں اس لیے نہ ملتے کہ وہاں میری کیفیات اور واردات میں مخل نہ ہوں۔ یہ سبب ایک مرتبہ انھوں نے خود بیان فرمایا، حالانکہ میرا خیال یہ ہے کہ وہ اپنے آبگینۂ دل کی موج سامانیوں کو چھپانے کے لیے دوسروں سے

دُور رہتے ہوں گے۔

میں اور وہ دونوں ملازمتوں سے سبک دوش "لوگ" ہیں اور اس ملک میں ریٹائرڈ لوگوں کی حالت کس پر آشکار نہیں ہے۔ سچ مچ ہر سال طیبہ کے سفر کے لیے سر و سامان مہیا ہو جانے کے راز سے ہم خود واقف نہیں۔ یہ اللہ کا کرم اور سرکارِ دو عالم ﷺ کے التفات کا اشارہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ خدا کرے، اپنے سفر کے بارے میں ہمارا یہ گمان، حقیقت ہو۔ تائب صاحب اسے شہرِ رحمت سے اپنی دل بستگی کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔

بے سرو سامانیوں میں حاضری ہوتی رہی
شہرِ رحمت سے مری دل بستگی کام آ گئی

مکان کو تو مکین سے شرف حاصل ہوتا ہے، سو میں نے بات کا سلسلہ مکینِ شہرِ رحمت ﷺ سے ملا دیا۔ زندہ رہنے کے کیسے کیسے جواز ان کی نسبت عطا کرتی ہے۔ گزشتہ سال رمضان میں، میں شدید بیماری کے اثرات سے پوری طرح صحت یاب ہوئے بغیر شہرِ رحمت کے سفر پر روانہ ہو گیا۔ بڑی بات یہ کہ خدائے محمد ﷺ نے اتنی توانائی عطا فرمائی کہ کسی درجے میں وہاں حاضری کا حق ادا ہو گیا۔ حفیظ صاحب کا یہ شعر میرے سفر کی روائیداد ہے

طیبہ کی سمت میں نے جو قصدِ سفر کیا
طاقت کہاں سے آ گئی جسمِ نحیف میں

قارئینِ کرام!

میں حفیظ تائب اور ان کی نعت گوئی پر کوئی رسمی، ادبی تنقید نہیں کر سکتا۔ ویسے بھی نعت گوئی کی تنقید تمام تنقیدی شرائط کے باوجود صرف ضابطے کی کاروائی نہیں ہو سکتی۔ اور آپ کے شاعر سے راقم الحروف کا رشتہ بھی عجیب ہے۔ اس رشتے کے تار و پود مدینے کے شب و روز، دل کی دھڑکن اور آنسوؤں کی شبنم سے بنے گئے ہیں۔ میں نے اب تک جو کچھ عرض کیا ہے اس سے یہ بات تو واضح ہو جاتی ہے کہ گفتۂ حفیظ تائب میری اور میری طرح ان کے کتنے ہی پڑھنے والوں کی داستانِ جذبات ہے۔ کسی شاعر کی اس سے بڑی کامیابی اور کیا ہو سکتی ہے۔ لذتِ گفتار کا اس سے زیادہ بامراد حاصل اور کیا ہو سکتا ہے کہ "میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے"۔

جناب حفیظ تائب نعت گوئی کی شرائط سے خوب باخبر ہیں، اور اسی کے ساتھ ساتھ وہ ان شرائط کو پورا بھی کرتے ہیں۔

نعت گوئی کے لیے حسنِ ارادت شرط ہے
ساتھ کچھ فہمِ کتاب و علمِ سیرت شرط ہے
اس میں ہے لازم جمالِ فن بھی اوجِ فکر بھی
جتنی ممکن ہو خیالوں کی طہارت شرط ہے
گر ادب پہلا قرینہ ہے ثنا کے شہر میں
ہر قدم اس راہ میں عجزِ طبیعت شرط ہے

تائب صاحب کے وجود کی مٹی حسنِ ارادت سے گوندھی گئی ہے۔ وہ صاحبِ علم بھی ہیں۔ اللہ کی کتاب کے اوراق میں انھوں نے صورت و سیرت خیر البشر ﷺ کی تلاوت کی ہے۔ ان کی نعتوں میں جگہ جگہ قرآنی جواہر پارے اور ان کی طرف اشارے موجود ہیں۔ جمالِ فکر کی مسلسل جھلکیاں ان کی نعتوں کی ردیفوں، قافیوں، زمینوں میں ملتی ہیں۔ بیشتر نعتوں کے مصرعے دو ہم آہنگ اور مساوی اجزاء پر مشتمل ہیں۔ یہ نغمگی کلمہ طیبہ کے آہنگ سے پیدا ہوئی ہے۔ تائب صاحب نے کتاب و سیرت کے علاوہ عربی، فارسی، اردو اور پنجابی زبانوں میں محسنِ کائنات ﷺ کے ادا شناسوں اور ان کے حسن کے باخبروں کی ''نظارگی'' اور ''نغمگی'' کو بھی اپنی دید اور اپنے نغموں میں یوں سمیٹ اور سمولیا ہے کہ وہ ان کی متاع اور فن بن گئی ہیں۔ ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں (اقبال) / گر ادب پہلا قرینہ ہے ثنا کے شہر میں (تائب)۔ اور رہی بات اوجِ فکر کی، تو جس کا جلال و جمال و سیرتِ بے مثال، فکر کے نئے آفاق کی تخلیق کرتا ہو تو اس کے بارے میں سوچتے رہنے والے کی فکر میں اوج ہی اوج ہوگا۔ اور اس سارے سرمائے کے باوجود طبیعت کے انکسار اور عجز کو عنایتِ رب کے سوا اور کن الفاظ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ حفیظ تائب کی مدح سرائی خواجۂ لطافت ''حکمت'' اور ''اطاعت'' کے عناصر اس طرح اپنے دامن میں رکھتی ہے کہ وہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے ذکرِ جمیل کے ساتھ ساتھ قصۂ احترامِ آدمیت بھی بن گئی ہے۔

فہمِ کتاب کے جلوے، کتنی ہی نعتوں میں جلوہ گر ہیں۔ ''سراجاً منیرا''، شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ وغیرہ تو کم و بیش بیشتر شاعروں کے ہاں ملتے ہیں مگر تائب صاحب مطالعۂ قرآن کو حیات و سیرتِ محمد ﷺ سے ہم رشتہ کر دیتے ہیں۔

ساعت ہر آنے والی ہے بہتر ترے لیے
تو کس لیے ملول ہے یا ایہا الرسول

شعر پڑھتے ہی سورۃ الضحیٰ کی آیات ذہن کی وادیوں میں گونجنے لگتی ہیں۔ شاعر کی احتیاط اور نکتہ بخی یہ ہے کہ اس نے رسول سے تخاطب کا پیرایہ برقرار رکھا ہے اور یا ایہا الرسول قرآنی اسلوب کا نقشِ معنوی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ جل جلالہ نے نام لے کر ختم الرسول ﷺ کو کہیں مخاطب نہیں فرمایا ہے۔ یہ اعزاز، مرتبہ محمدی کی طرف اشارہ ہے۔ سخت ترین حالت میں ہادیٔ اعظمؐ کو تسلی دی جا رہی ہے کہ تمھارا رب تمہارے ساتھ تھا اور رہے گا اور وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ (سورہ والضحیٰ آیت ۴) "ساعت ہر آنے والی ہے بہتر تر ے لیے"۔ خدا کرے یہ تفسیر بالرائے نہ ہو اگر میں یہ عرض کروں کہ بہتر ساعت کا شمار تا قیامِ قیامت ہوتا رہے گا۔ ہر آنے والا دن میرے زندہ رسول کے لیے اور ان کے پیغام کے لیے، بہتر ہوتا جائے گا کیونکہ رسالتِ محمدی ابد تک کے لیے ہے۔

تائب صاحب قرآنِ عظیم کا مطالعہ ایک زندہ کتاب کی طرح کرتے ہیں اور اس کی تعلیم، پیغام اور نکتوں کو نعتیہ شعروں کے قالب میں ڈھال دیتے ہیں۔ انھیں خوب معلوم ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے جس میں ہمارا ذکر ہے

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

(سورۃ الانبیا۔ آیت ۱۰)

"ہم نے تمھاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں
تمھارا ہی ذکر ہے۔ کیا تم یہ بات بھی نہیں سمجھتے؟"

قرآن ہمارے لیے وہ کتاب ہے جس میں ہمارے مسائل، ہمارے کوائف، ہماری داخلی اور خارجی زندگی کی ہر کیفیت کا حال موجود ہے اور جو ہم پر اپنے رسولؐ سے ہمارے رشتے کو واضح کرتی ہے۔ اس رشتے کا ایک نہایت اہم پہلو ان الفاظِ قرآنی میں سمٹ آیا ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ (سورۃ النساء، آیت ۔۶۴)

"اور جب یہ اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھے تھے تو اگر وہ آپ کے
پاس آجاتے اور اللہ سے معافی طلب کرتے اور رسول بھی
ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتا تو یقیناً اللہ کو معاف کر دینے
والا اور رحم کرنے والا پاتے"

سورۃ النساء کی اس آیت اور اس سے قبل کی آیات کی شانِ نزول کے سلسلے میں ایک سے زیادہ واقعات مستند روایات میں بیان کیے گئے ہیں۔ اور ان روایات کا استعارہ اور تجسیم ستونِ توبہ کی شکل میں آج بھی مسجدِ نبویؐ میں موجود ہے، اور رسول اللہ ﷺ کی دعائے مغفرت کی بات جاری و ساری ہے۔ اس آیت سے یہ ضابطہ سامنے آتا ہے کہ جس کے لیے رسول اللہ ﷺ دعائے مغفرت فرماتے، اس کی مغفرت لازماً ہو جاتی۔ رب العزت کے ہاں اس کے حبیبؐ کے جو مقامات ہیں، یہ ان میں سے ایک ہے۔ اور اب آپ کے روضۂ مبارک پر حاضری دینے اور آپ سے اپنے حق میں دعائے مغفرت کرانے والوں کے لیے بھی یہی حکم اور ضابطہ ہے۔ رسولِ رحیم و کریم کی تدفین کے تیسرے دن ایک بدوی آپ کے مرقد پر حاضر ہوا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، غم کے مارے سینہ دھونکنی بنا ہوا تھا۔ اس نے یہ آیت پڑھی اور روتے ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور مغفرت کی دعا کا طالب ہوں۔ سننے والوں نے سنا کہ روضۂ اقدس سے آواز آئی

قَدْ غُفِرَلَكَ۔ اے مانگنے والے! تیری مغفرت کر دی گئی اور آج بھی یہی صدا حفیظ تائب کی نعت میں سنائی دے رہی ہے۔

معافی مانگتا ہوں اپنے آقاؐ کے وسیلے سے
میں اپنی جان پر جب بھی کوئی بیداد کرتا ہوں

''نفس'' کے لیے جان اور ظلم کے لیے بیداد کیسے مناسب لفظ ہیں، اور قرآنی مفہوم کو کس طرح توانائی اور صحت کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔

اس شعر میں بھی قرآنی حوالہ روشن روشن اور جگ مگ جگ مگ نظر آ رہا ہے۔

جو پہلے دن سے حسنِ عمل پر ہے استوار
وہ یادگارِ شاہِ زمن، مسجدِ قُبا

حفیظ تائب صاحب کے نعتیہ کلام میں نظموں کی تعداد کم نہیں، لیکن یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اُن کی اکثر غزل پیکر نعتوں میں بھی تسلسل ملتا ہے۔ بات یہ ہے کہ وہ نعت میں سوچتے ہیں، اُن کی آنکھیں جو مناظر دیکھتی ہیں اُن کا تعلق بھی شاہِ دوسرا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور حیات سے ہے اور اُن کے لبوں سے بے ساختہ یہ دعا بلند ہوتی ہے۔

ہر یادگارِ خواجۂ عارض و سما کی خیر

مدینہ اُن کے لیے شہر ہونے کے ساتھ ساتھ معیّت رسولِ عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہے

قلب ہے پُر سکوں آپ کے شہر میں
للہ الحمد ہوں آپ کے شہر میں

یہ شہر اُن کے زندہ نبی کا شہر ہے، ہر ذرہ زندہ نبی کے نور سے روشن اور زندہ ہے

اُس کی رحمت پہنچتی ہے سب خلق تک
سب پہ ہے مہرباں میرا زندہ نبیؐ

اس زندہ نبی کا انسان پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اُس نے عبد کو معبود سے ملا دیا، اُس نے ہمارے سجدوں کو ایک مرکز عطا کر دیا، اور اُس کی تلاش میں لفظوں کو زندگی مل گئی اور لفظوں کے صدف، معانی کے گوہر کے امین بن گئے۔ حفیظ تائب کی حمدیہ شاعری پائیدار سے ناپائیدار کے عشق کے لامحدود امکانات کو پیش کرتی ہے۔ یہ آب جُو کی کوشش ہے کہ وہ محیطِ بے کراں سے ہم کنار ہو جائے اور پھر ہم کناری اور بے کناری کے درمیان ایک تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی کو مقام عبدیت اور مقامِ سجدہ کہتے ہیں۔ قرآنِ عظیم میں صاحبِ معراج صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کا دو مقامات پر ذکر ہے اور دونوں جگہ یہ ذکر آیاتِ سجدہ سے پیوستہ ہے۔ یہی سجدہ خدا سے بندے کو ہم کلام بھی بناتا ہے اور دل کا مکین بھی

اپنے قربِ خاص کا راستہ بتا دیا
دے کے سجدے کا پیام یا عزیزُ یا سلام
اس کرم کا کرسکوں شکر کس طرح ادا
دل میں ہے ترا قیام یا عزیزُ یا سلام

سجدے کے پیام اور دل میں قیام کے سلسلے میں اسماء الحسنٰی میں سے عزیز اور سلام کا انتخاب تائب کی سلامتیٔ طبع اور اپنے رب سے قربت اور اس کی شانوں کی تفہیم کا ثبوت ہے۔ اللہ عزیز ہے کہ ہر قوت، ہر غلبے، اور ہر بلندی کے ساتھ ساتھ ہماری اور کائنات کی ہر حفاظت اسی ذات سے ہے۔ اُس سے قربت کا مقام سجدہ ہے اور یہ سجدہ مقامِ عزت ہے جو انسان کو ہر مغلوبیت سے بچا لیتا ہے۔ اسی طرح سلام ہمارے تحفظ کے ساتھ ہمارے دل و دماغ اور ماحول کی سلامتی کا باعث ہے۔ وہ ہمیں بلندیوں تک لے جاتا ہے۔ سُلّم سیڑھی کو کہتے ہیں۔ ہم سجدے کی سیڑھیوں کے ذریعہ مقامِ عبدیت پر فائز ہو جاتے ہیں اور پھر یہ کہنے کا لطف آتا ہے کہ

مقامِ بندگی دے کر نہ لوں

ان سطور کو لکھتے ہوئے ذہن میں خیال آیا کہ جس بارِ امانت کے اٹھانے سے فرشتے گریزاں تھے اور جسے انسان نے اٹھالیا، اظہار بھی اس بارِ امانت کا حصہ ہے۔ اور انسان جب سے اب تک اظہارِ مدعا کے لیے لفظوں کو مسخر کر رہا ہے اور نت نئی ترکیبیں تراش رہا ہے۔ خالقِ کائنات نے فرمایا ہے کہ میں نے تمہارے لیے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، مسخر کر دیا ہے۔ اس سب کچھ میں الفاظ بھی شامل ہیں۔ حفیظ صاحب الفاظ کو مسخر کر رہے ہیں اور یہ توفیقِ خداوندی ہے۔ حمد و نعت بھی توفیقِ خداوندی ہیں۔ یہ بھی زندگی کا عجب نکتہ ہے کہ چیزیں ایک دوسرے سے کس درجہ جڑی ہوئی ہیں اور ان کے درمیان ربط کا سبب ان کے خالق کا وجود ہے۔ یہ نظریہ کائنات اور زندگی کی وحدت کو آشکار کرتا ہے۔

ہر موجِ نفس اس کی عنایات پہ شاہد
ہر رنگِ سحر اس کی صداقت کا حوالہ

---

اجرامِ فلک ہوں کہ نباتات و جمادات
ہر چیز سمجھتی ہے اشاراتِ الٰہی
آفاق در آفاق ہیں انوار اسی کے
امکان در امکان نشاناتِ الٰہی

حفیظ تائب کی آنکھ ہر لحہ نشاناتِ الٰہی کو دیکھنے کے لیے بیدار ہے۔ ''ہر رنگِ سحر'' پر غور فرمایئے۔ اللہ کے اس نگار خانے میں تکرار کہیں نہیں۔ ہر صبح بالکل ایک نئی تخلیق ہوتی ہے۔ اپنے سے پہلی اور بعد میں آنے والی صبح سے الگ۔ ہر صبح کائنات جیسے نئے سانچے میں ڈھلتی ہے۔ **کل یوم هو فی شان**

---

اس نعتیہ مجموعے کا نام ''کوثریہ'' ہے۔ اس نئی اصطلاح کی وضاحت حفیظ تائب کے قلم سے ملاحظہ ہو۔

> ''سہ مصرعی نظم پاروں کو کچھ اختلاف کے ساتھ ثلاثی، ہائیکو اور ماہیا بھی کہا گیا ہے، مگر میں نے نعتیہ سہ مصرعی نظم پاروں کو سورۃ الکوثر کے تتبع میں تینوں ہم قافیہ اور ہم وزن مصرعوں کی صورت دے کر ''کوثریہ'' کا نام دیا ہے۔''

ہائیکو، ثلاثی اور ماہیا کے فرق اور ان کی خصوصیات پر گفتگو کرنے کا یہ محل نہیں، ثنائے رب العالمین اور نعتِ صاحبِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہمارے شعراء ہائیکو کو استعمال کر رہے تھے، مگر یہ شرف حفیظ تائب کے لیے مقدر ہو چکا تھا کہ وہ سورۂ کوثر کے جادواں اور ربانی آہنگ کی بنا پر اردو میں ہائیکو کی عام روایت کو ایک نیا رخ عطا کر کے نئی صنف سخن ایجاد کریں۔ تین مصرعوں کی رمزیت اور اختصار اسی صورت میں ابھر سکتا ہے جب زبان و بیان کے امکانات شاعر کے دائرہ اختیار میں ہوں۔

جلوہٴ الکتاب دیکھا ہے
روئے رحمت مآب دیکھا ہے
کس زمانے کا خواب دیکھا ہے

روئے رحمت مآب تخلیق کا نقطۂ آغاز ہے، کتنے زمانے اس جلوے کی تابانیوں میں گم ہیں۔ تین مصرعوں کی اس نظم میں تائب صاحب کی دید اور ہماری تمنائے دید، دونوں چیزیں سمٹ آئی ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ خوشبوئے مدینہ سے لدی ہوائیں لاہور میں حفیظ تائب کے مسکن تک آئیں، اور ان کے لیے پیامِ شفا بن کر آئیں۔ تائب کی نعتیں ہمارے لیے نسخۂ بصیرت ہیں اور ان کو پڑھ کر آنسوؤں کے آبِ رحمت سے ہماری آنکھیں دھل کر اس طرح روشن ہو جاتی ہیں کہ ہر منظر، مدینہ کا منظر بن جاتا ہے، آسمان چمکنے لگتا ہے اور ماحول درود کی خوشبوؤں سے مہک مہک جاتا ہے۔ خداوندا! اس نغمۂ حجازی کے نغمہ گر کو شفا اور توانائی عطا فرما۔

ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی

# عصرِ حاضر کا نمائندہ نعت گو

جناب حفیظ تائب ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں جن کی شناخت کا حوالہ نعت ہے۔ یہ حوالہ اس پسندیدگی کا مظہر ہے جو آپ کو ذاتِ ممدوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربارِ گہر بار کی زلّہ ربائی سے حاصل ہوئی ہے، یہ دعویٰ پورے اعتماد سے کیا جاسکتا ہے کہ انسانی زندگی کے طویل دورانیہ کا کوئی لمحہ بھی مدحِ رسالت سے خالی نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ولادت سے قبل آنے والے وجودِ مسعود کا تذکرہ تھا اور گرویدگی کے مظاہر تھے، ولادت باسعادت کے بعد تو نعت ایک نمایاں صنفِ سخن کی حیثیت سے اپنی سطوت منوا گئی، نعت گو شعراء کا تسلسل ثابت کرتا ہے کہ یہ صنفِ سخن آفاقیت کی مظہر ہے۔ تذکرہ نگاروں نے ایسے شعراء کی طویل فہارس تیار کی ہیں جو تحقیق نگاروں کے لئے خصوصی اہمیت کی حامل ہیں، اس کثرت میں چند نام ایسے بھی ہیں جو زیادہ توجہ کے مستحق رہے اور جن کو اپنے دور کا برگزیدہ اور نمائندہ نعت گو شاعر شمار کیا گیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دورِ نعت کے لئے مثالی بھی ہے اور نعت گو شعراء کے لئے راہنما بھی، تحقیقی کاوش نے ثابت کردیا ہے کہ اس عصرِ ہمایوں میں شاعری کا چرچا عام تھا جیسا کہ حضرت انسؓ نے اس کا واضح لفظوں میں اظہار بھی فرمایا، شاعر جب حلقۂ عقیدت میں آئے تو مدح نگاری کا وہ در کھلا جو سراپا صداقت اور مکمل واقعیت پر مشتمل تھا، کون تھا جسے زبان آوری کی استطاعت نصیب ہوئی اور وہ دربارِ گہر بار میں عقیدت کے نذرانے لے کر حاضر نہیں ہوا، اس سراپا خیر دور میں مدح نگاروں کی طویل فہرست موجود ہے اور اس فہرست میں بڑے عظیم نام موجود ہیں مگر حضرت حسانؓ کو اس دورِ سعادت کے شعراءِ نعت کا نمائندہ ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اس لیے کہ شاعرِ رسول ہونے کا اعزاز انہیں ہی حاصل ہوا ہے۔ عہد بہ عہد تاریخِ نعت کا جائزہ لیں تو یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ ہر دور

میں کسی صاحبِ عزیمت کو نمائندگی کا شرف حاصل رہا ہے۔ سقوط بغداد کے بعد کے شعراء کا تذکرہ بے شمار شعراء مدح سے عبارت ہے مگر یہ دور امام بوصیری علیہ الرحمہ کے وجود سے ہی پہچانا جاتا ہے۔ احمد شوقیؒ ہوں یا مولانا جامیؒ، مولانا رومؒ ہوں یا علامہ اقبالؒ، محسن کاکورویؒ ہوں یا مولانا احمد رضا خاںؒ، یہ ایسے قد آور نعت گو ہیں کہ شعراء کے جھرمٹ میں بھی اپنی شناخت رکھتے ہیں۔

قیامِ پاکستان کے بعد نعتیہ ادب کا جمال مزید آشکار ہوا، وہ شاعر جو نعت کو دینی ادب کا حصہ قرار دے کر ثانوی ادب تصور کرتے تھے، مجبور ہوئے کہ اپنی شعری حیات کو نعت کی قوت سے قائم رکھیں، یہ درست ہے کہ ان میں بعض ایسے شعراء بھی تھے جو عروض و قوافی پر ماہرانہ دسترس رکھتے تھے انہیں لفظوں کے انتخاب کا سلیقہ بھی آتا تھا اور یہ بھی کہ اسلوبِ شعر کے ہر رُخ سے آشنا تھے مگر اُن کے اندر وہ جذبۂ محبت موجود نہ تھا جو نعت کے شعر کو بے جان حرفوں سے زندہ کلمات میں ڈھال دیتا ہے۔ وقت کی ضرورت، ماحول کا جبر، معاشرتی مجبوری یا معاشی احتیاج اُن کے غزل آشنا لبوں پر نعت کے نغمات کی محرک بنی مگر ایسے شعر اُن بے جان ممیوں کی طرح ہی رہے جن کے اندر حرکت نہیں ہوتی صرف خارج کو مومیائی عمل سے گزار دیا جاتا ہے۔ اس سے نعت میں غیر مستند حوالے غیر معیاری جذبے اور اُس دربار عالی میں، احترام و تقدس کی کمی کا احساس ابھرنے لگا، ان غیر مستحسن رجحانات کے برعکس ایسے باہمت، باصلاحیت اور بامراد افراد کی بھی کمی نہیں جن سے بہارستانِ نعت شاداب و آباد رہا، کہا جاتا ہے کہ یہ دور نعت کا ہے، یہ دعویٰ حقائق کی قوت اور تحقیق کی میزان پر پورا اُترتا ہے، اس کثرت میں چند شعراء نے اپنے قد کو مستقیم رکھا اور نعت کے گداز سے لفظوں کو ایسا بارآور بنایا کہ سماعتوں کا اعتبار قائم ہوا، حضرت احمد ندیم قاسمی بلاشبہ اس دور کے وہ نعت گو شاعر ہیں جن کی نعتوں نے عقیدتوں سے خراج وصول کیا ہے ان نامور نعت گو شعراء کی کثرت کے باوجود مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ آنے والا محقق جب عصرِ حاضر کے نعتیہ ادب کا جائزہ رقم کرے گا تو اس کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ حضرت حفیظ تائب کو اس دور کا نمائندہ شاعر شمار کرے، مجھے یقین ہے کہ نعت کہنے والے شعراء کو بھی اعتراف رہے گا کہ وہ حفیظ تائب

کے دور میں زندہ ہیں اور نعت کہہ رہے ہیں۔

اس اعترافِ عظمت کا راز کیا ہے؟ کیا بہتر سے بہتر کہنے والے موجود نہیں؟ کیا ایسے شعراء کی کمیابی ہے جن کو شعر گوئی پر ماہرانہ سطوت حاصل ہے؟ جواب بہر حال یہی ہوگا کہ ایسا نہیں ہے تو پھر حفیظ تائب کا امتیاز کیا ہے؟ اس دور کو اُن کی ذات سے کیوں منسوب کر دیا جائے؟ اس سوال کے جواب میں یہ حقیقت راہنمائی کرے گی کہ شعر گوئی کے ملکہ اور نعت گوئی کی سعادت میں فرق محسوس کیا جائے، شعر میں حرف وصوت کی کارفرمائی کا ایک مقام ہے مگر نعت میں یہ صرف ایک ثانوی حوالہ ہے کہ اس سے عروضی دروبست کے نظام کی پاسداری مقصود ہوتی ہے، نازک خیالی، حرف آشنائی، مضمون آفرینی کی اہمیت مسلم ہے مگر نعت اس ظاہری نظام کی پابندی کے باوجود باطنی کیفیت کا نام ہے، یہ عقیدت ومحبت کا وہ وجد آفریں دھارا ہے جو تیز خرام بھی ہے اور حدود آشنا بھی، امام بوصیری علیہ الرحمہ نعت کی دنیا کے سربرآوردہ افراد میں نمایاں تر وجود ہے، تاریخ ادب شاہد ہے کہ وہ اپنے دور کے شعراء میں ہی شمار ہوتے تھے، اگر آپ اُسی ڈگر پر شاعری کرتے رہتے تو کیا مقام ہوتا۔ قصیدہ بُردہ نے آپ کو عوامی شاعر سے آفاقی شاعر بنادیا، نعت میں تقدس کا اہم مقام ہے، یہ نازک مقام ہے اس کی حفاظت بہت ریاض چاہتی ہے، کہا جاتا ہے کہ صراطِ نعت پر چلنا تلوار کی دھار پر چلنے کا نام ہے۔ بحمد للہ جناب حفیظ تائب کو اس راہ کی مشکلات کا بھی احساس ہے اور اس کی نزاکت کا بھی، اُن کی نعتوں کا آہنگ بتا رہا ہے کہ مدّاح، ممدوح کے مرتبہ ومقام سے آشنا ہے اور حرمِ سرائے محبوب کی عظمتوں سے آگاہ ہے اُن کے لفظوں سے عقیدت مترشح ہے اور اُن کے اسلوب میں غضِ صوت کا فرمان جلوہ نما ہے۔

جناب حفیظ تائب نے اُس وقت نعت کو اپنی شعری زندگی کا محور بنایا جب یہ چلن عام نہ تھا اُن کی نعت کسی ادبی صفحہ پر نظر آتی تو خوشگوار حیرت ہوتی، یہ کسی طائرِ خوش نوا کی دردمندانہ صدا محسوس ہوتی جو ماحول سے بے نیاز اپنے محبوب کو پکار رہا ہے، نہ اُسے سُنانے کی خواہش ہے نہ ستائش کی تمنا، وہ تو یکسوئی سے ایک نغمہ الاپتا جا رہا ہے، مجھے یقین ہے کہ اُن کے اندر کا ایقان

اُنہیں بے نیاز رکھے ہوئے ہے اور یہ بھی کہ اُنہیں سماعتِ کریمانہ کا اعتماد حاصل ہے، تائب صاحب اک ملکوتی فضا میں محبتوں کا خراج ادا کرتے رہے، ان کی آواز میں قبولیت کا اعتماد تھا اسی اعتماد نے فضا کو بقعۂ نور بنا دیا، نغماتِ خیر سماعتوں کو متوجہ کرنے لگے، آج سب محسوس کر رہے ہیں کہ یہ دور نعت کا ہے، سوچیے اس گلنار فضا میں کس کا خونِ جگر شامل ہے؟ کون ہے جو دھیمے لہجے میں نحیف ونزار وجود کے ساتھ اور سلگتے ہوئے جذبوں کے ساتھ نعت کی دنیا کو پُر بہار بنا رہا ہے، حفیظ تائب آج بسترِ علالت پر ہیں، اُن کا جسم نڈھال ہو چکا مگر اُن کے اندر سے یہ آواز اب بھی آرہی ہے۔

؎ واز دلِ پُر سوزِ من دُودِ کباب آید بروں

یوں محسوس ہوتا ہے کہ حفیظ تائب اُسی طرح محوِ انتظار ہے جیسے مصر کے ایک قصبے میں ایک گھر کے کونے میں امام بوصیری علیہ الرحمۃ ناتوانائیوں کے نخچیر ہوئے پڑے تھے، دُعا ہے کہ اس مردِ درویش کو شفا کی ایسی ہی چادر نصیب ہو جائے جو بے حس وجود کو توانائیوں کا مرکز بنا دیتی ہے اس لیے کہ ابھی اس قوم کو ایسی دردمند صدا کی ضرورت ہے۔

حفیظ تائب کا نیا مجموعہ کوثریہ اُن کے نعتیہ دواوین کا تسلسل ہے، نئی صنفِ سخن ہائیکو در آمد ہوئی تو شعراء نے اس ادبی جدّت پر بھر پور توجہ دی، یہ ادبی رجحان ہمارے شاعر حفیظ تائب کے سامنے بھی رہا مگر نسبتوں کی پختگی اور ذہنی اخلاص جناب حفیظ تائب کو دربارِ رسالت میں لے گیا، صاحبِ کوثر علیہ ﷺ سے استغاثہ اور سورہ الکوثر کا آہنگ اُن کے پیشِ نظر رہا اور یہ مجموعہ 'کوثریہ' کے نام سے جلوہ گر ہوا، موانست کے جذبوں کو قرار آجائے اور سوچ کی راستی دمساز رہے تو یہی نتیجہ ہوتا ہے، اس لیے آپ پورے اعتماد کے ساتھ اعتراف کرتے ہیں۔

نبیؐ کی نعت مرا مستقل حوالہ ہے ... سرِ نیاز پہ رحمت کا ظل حوالہ ہے

درونِ سینہ تب وتابِ دل حوالہ ہے

یہ مستقل حوالہ ایک نوید ہے، مشامِ جاں کے لئے سامانِ راحت ہے،

سوچنا چاہا جو اس ذات کو یکسو ہوکر　　لفظ آنکھوں سے رواں ہو گئے آنسو ہوکر

میں بکھرتا ہی گیا دہر میں خوشبو ہوکر

حفیظ تائب کا وجود اسی خوشبو کے ہالے میں رہتا ہے۔ کوثریہ میں حمد و نعت کا اک جہان آباد ہے، نسبت کا شعور، استقامتِ نسبت کا اعتماد، سیرت کا حسّی حوالہ جو اندر کی سجدہ ریزی سے جھلملا رہا ہے اور امت کی خیر خواہی کا جذبہ جو محبت کرنے والے وجود کا لازمی حوالہ ہے، تائب صاحب کی نعت میں سیرت کے حوالے عام ہیں، یہ ان کے مطالعۂ سیرت کا فیضان ہے، ان کا کمال یہ ہے کہ واقعہ کو جذبہ بنا دیتے ہیں نہ واقعہ کی تاریخی سند پر حرف آتا ہے اور نہ یہ منظوم سیرت نگاری کا روپ لیتا ہے اس لیے کہ انہوں نے واقعاتِ سیرت کو داخل کی آنکھ سے دیکھا ہے اور قلبی سوز سے فروزاں کیا ہے۔ خصائص کے ذکر میں امتیازی اوصاف کا تذکرہ نمایاں ہے مگر ان کے بیان میں جذبات کی حدت کے باوجود لہجہ انکسار کا ہے کہ ''لاترفعوا'' کا فرمان حرف حرف پر پہرہ دے رہا ہے، جناب حفیظ تائب کے جذبوں کے عکاس چند شعر پڑھیے جن سے ان کے داخل تک رسائی کا موقعہ ملے گا۔

زمینِ شور کا اک بے گیاہ ٹکڑا ہوں　　سحابِ لطف کا پیاسا ہوں یا رسول اللہؐ

رفاقت آپ کی ہر دم مجھے نصیب رہے　　میں اس جہاں میں اکیلا ہوں یا رسول اللہؐ

دامنِ دل بھرا ہوا کیف کے موتیوں سے تھا　　آپ کے در پہ جس گھڑی ہوش نہ تھا سوال کا

دوریوں میں حضوریاں کیسی ہیں لذت آفریں　　نغمۂ نعتِ مصطفیٰؐ زمزمہ ہے وصال کا

جس سے پائیں گی ہدایت تا ابد اقوامِ دہر　　ایسی بے پایاں رسالت آپ کو بخشی گئی

خلقِ خدا ہے نت نئے آشوب سے دوچار　　رحمتِ مآب، میر امم، صاحبِ حرم

ان کا پیغام تائب ہے تازہ سدا　　رہبرِ ہر زماں میرا زندہ نبی

جنابِ حفیظ تائب کو یہ بھی یقین ہے کہ وہ جس دور میں زندہ ہیں وہ دورِ نعت کا ہے۔ یہ اعلان بھی ہے اور اپنے وجود کا حوالہ بھی ۔

دیس میرا ہے گلستاں نعت کا　　　جس میں روشن تر ہے امکاں نعت کا
نعت گو پہلے تھے کم کم اور اب　　　ہر کوئی رکھتا ہے ارماں نعت کا

اور آخر میں وہ شعر جوان کی بالغ نظری کی دلیل بھی ہے اور مومنانہ بصیرت کا غماز بھی،

آئے سرکارؐ دستار پہنے نظر　　　گنبدِ سبز کی جو زیارت ہوئی

میرے لئے یہ سعادت ہے کہ میں عصرِ حاضر کے نمائندہ نعت گو شاعر حفیظ تائب کے دیوان کوثریہ پر یہ چند گزارشات پیش کرر ہا ہوں۔ اس دعا کے ساتھ اس مجموعہ کا خیر مقدم کرتا ہوں کہ اس مضطرب قوم کو نسبتوں کے مزید نوشتے حفیظ تائب کے قلم سے نصیب ہوں تا کہ امتِ مسلمہ پر محیط پژمردگی کا ازالہ ہو سکے۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر اسحاق قریشی
فیصل آباد

# حمد و مناجات

سب کے آنے سے یہاں پہلے تھا جاناں کا ظہور
دل نہ تھا موجود لیکن دلربا موجود تھا

سرور لاہوری

# حمدِ باری تعالیٰ

○

دیں سکون تیرے نام یا عزیزُ یا سلام
دل کشا ترا کلام یا عزیزُ یا سلام

اپنے قُربِ خاص کا راستہ بتا دیا
دے کے سجدے کا پیام یا عزیزُ یا سلام

یا لطیفُ یا خبیر سُو بسو ہیں تیرے رنگ
تیرے عکس صبح و شام یا عزیزُ یا سلام

شب کے بعد دن چڑھے، دن کے بعد رات ہو
خوب ہے ترا نظام یا عزیزُ یا سلام

کائنات کو محیط تیری جلوہ ریزیاں
تیری رحمتیں ہیں عام یا عزیزُ یا سلام

اس کرم کا کر سکوں شکر کس طرح ادا
دل میں ہے ترا قیام یا عزیزُ یا سلام

~~~~~~~~~~~~~

جل جلالہ
~~~~~~~~~~~~~

# حمدِ الٰہی

○

اللہ تعالیٰ ہے جہانوں کا اجالا
ہر آن ہے روپ اس کا نیا اور نرالا

ہر موجِ نفس اس کی عنایات شاہد
ہر رنگِ سحر اس کی صداقت کا حوالہ

سیّاروں پہ آثارِ نمو اس کے کرشمے
صحرا میں جھلک اس کی دکھائیں گل و لالہ

جنگل میں شجر اس کی توجہ سے ہرے ہیں
ہر نوعِ خلائق کا وہی پالنے والا

کرتا ہے مداوا وہ پریشانیٔ دل کا
دیتا ہے وہی عاجز و بیکس کو سنبھالا

حق اس کے محامد کے بیاں کیسے ہوں تائبؔ
وہ فہم سے برتر ہے، وہ ادراک سے بالا

~~~~~~~~~~~~~~~~~~

جَلَّ جَلَالُہٗ
~~~~~~~~~~~~~~~~~~

## حمد

o

موجود بہر سمت ہے اک ذاتِ الٰہی
دیتی ہیں گواہی یہی آیاتِ الٰہی

اجرامِ فلک ہوں کہ نباتات و جمادات
ہر چیز سمجھتی ہے اشاراتِ الٰہی

جتنے بھی کرشمے نظر آتے ہیں نمو کے
ہر آن کیے دیتے ہیں اثباتِ الٰہی

انساں کے حواس اُس کے ہی ارشاد سے قائم
گھیرے ہیں خلائق کو عنایاتِ الٰہی

آفاق در آفاق ہیں انوار اُسی کے
امکان در امکان نشاناتِ الٰہی

پابند عناصر ہیں اُسی ذات کے تابع
فطرت میں بھی جاری ہیں ہدایاتِ الٰہی

~~~~~~~~~~~~

جلّ جلالہٗ
~~~~~~~~~~~~

## حمد و مناجات

O

خدا کے نامِ نامی سے سخن ایجاد کرتا ہوں
کرم یہ بھی ہے اُس کا میں جو اُس کو یاد کرتا ہوں

اُسی کے ذکر سے پاتا ہوں اطمینان کی دولت
اُسی کی آیتوں سے صحنِ جاں آباد کرتا ہوں

وہی زادِ نفس میرا ، وہی فریادرس میرا
میں جب کرتا ہوں اُس کے سامنے فریاد کرتا ہوں

میں عکس اُس کے ہی پاتا ہوں ہر آئینے میں فطرت کے
میں اس کی حکمت وقدرت پہ دل سے صاد کرتا ہوں

مجھے اس میں خوشی اللہ کی محسوس ہوتی ہے
نبیؐ کی نعت سے جب اہلِ حق کو شاد کرتا ہوں

معافی مانگتا ہوں اپنے آقاؐ کے وسیلے سے
میں اپنی جان پر جب بھی کوئی بیداد کرتا ہوں

متاعِ دنیوی سی جنسِ کا سد کے لیے تائبؔ
سکونِ قلب اپنا کیوں عبث برباد کرتا ہوں

~~~~~~~~~~~

جل جلالہ
~~~~~~~~~~~

## نعتیہ مناجات

O

کھل جائے مجھ پہ بابِ عنایات اے خدا
دیکھوں دیارِ نور کے دن رات اے خدا

باطن کی آنکھ کو بھی عطا روشنی کریں
ارض اللہ کے سعید مقامات اے خدا

حائل نہ ضعفِ جاں رہے کیفِ حضور میں
رفعت کنار ہو مری اوقات اے خدا

پاکیزہ ہو بدن بھی مودّب ہو روح بھی
پوری ہوں سب کی سب مری حاجات اے خدا

ظاہر نہ ہو کسی پہ مرے دل کا ماجرا
پلکوں کی اوٹ میں رہے برسات اے خدا

سارا سفر رضا کا سفر کاش بن سکے
کعبہ سے پاؤں شوق کی خیرات اے خدا

کھل جائیں میرے دل میں نئے زندگی کے باب
دیکھوں عریشِ بدر کے لمعات اے خدا

جا کر درِ حضورؐ پہ پھر پیش کر سکوں
تازہ بتازہ نعت کے نغمات اے خدا

خوانِ کرم پہ بیٹھ کے افطارِ روزہ ہو
یوں اس فقیر کی ہو مدارات اے خدا

مابینِ عَیر وثَور ہیں جتنے نشانِ خیر
تقدیر میں ہوں ان کی زیارات اے خدا

مسجد جو فتح نام کی دیکھوں احد کے ساتھ
ہوں وسعت آشنا مرے جذبات اے خدا

نذرِ سلام احد کے شہیدوں کو پیش ہو
قسمت میں پھر کبھی ہوں وہ ساعات اے خدا

تاریخ گر مساجدِ طیبہ کو دیکھ کر
واضح ہو شانِ سیدِ سادات اے خدا

رکھتی ہے مسجدِ نبوی خاص امتیاز
پائے دل اس میں خاص ہی لذات اے خدا

تازہ خیال میں ہوں قبا اور قبلتین
جب رو برو ہو مسجدِ میقات اے خدا

جمعہ ،اجابہ ،رایہ ،غمامہ سی مسجدیں
مجھ کو عطا کریں نئی راحات اے خدا

سیراب قلب و جاں ہوں سرِ وادیٔ عقیق
نکلیں تمام قلب کی حسرات اے خدا

کہفِ بنی حرام کے آثار ڈھونڈتے
خندق کے روبرو ہوں نشانات اے خدا

ہو جنتِ بقیع میں اس طور حاضری
زیبِ جبیں ہوں طیبہ کے ذرّات اے خدا

بیرِ اُریس و رومہ ، عرس و بضاعہ سے
قسمت میں میری کچھ تو ہوں قطرات اے خدا

دیکھوں جو غارِ سجدہ سکوں کی ملے نوید
کٹ جائے سارا عرصۂ ظلمات اے خدا

پھر ہو رسائی مبرکِ ناقہ تلک مری
پیدا ہوں ایسے پھر کبھی حالات اے خدا

ٹھیرا جہاں جہاں مہِ طیبہ کا کارواں
دیکھوں ان آنکھوں سے وہ مقامات اے خدا

تائبؔ فقیر کا رہے پھیرا سدا یہاں
میری یہی ہے عرض و مناجات اے خدا

~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~

# نعتِ شریف

نجات مدحِ پیمبرؐ کی آبرو سے ہو
نمازِ صبحِ قیامت اسی وضو سے ہو

محسن کاکوروی

O

وہ نورِ جاں افق آرا ہوا ہے
ہر اک غنچہ ثنا پیرا ہوا ہے

اُتر آیا ہے کیسا موسمِ گل
بہاراں آشنا صحرا ہوا ہے

منڈیر اپنی ہے روشن جس کے اوپر
دیا اُس نام کا رکھا ہوا ہے

محبِ انس و جاں کی ہے محبت
وہ جس سے میرا دل پگھلا ہوا ہے

جدا کعبے سے ہوتے ہیں محمدؐ
یہ منظر آنکھ میں ٹھیرا ہوا ہے

رفیقِ ثور کو پا کر پریشاں
پئے تسکیں کوئی گویا ہوا ہے

تکے جاتی ہے اس کو امِّ معبد
جو مہتاب اس کے گھر اترا ہوا ہے

ثنیہ سے اُدھر کچھ بچیوں نے
خوشی کا زمزمہ چھیڑا ہوا ہے

مدینے میں ہے کس کا خیر مقدم
ہر اک نے بابِ دل کھولا ہوا ہے

مرے سرکارؐ ہی کے دم قدم سے
مزاجِ زندگی بدلا ہوا ہے

انہی کا خوانِ رحمت ہے جو تائبؔ
افق سے تا افق پھیلا ہوا ہے

~~~~~~~~~~~

ﷺ
~~~~~~~~~~~

○

دیر جتنی اشکِ خوں سے آنکھ تر ہونے میں ہے
اس سے کم طیبہ کی سمت اذنِ سفر ہونے میں ہے

کر لیا ہے جب درودی رتجگے کا اہتمام
دیر پھر کیسی شبِ غم کی سحر ہونے میں ہے

دھیان رہتا ہے تو صبح و شام رحمت کی طرف
لذت و راحت عجب بے بال و پر ہونے میں ہے

تپتے صحرا میں ہو میری جاں کو حاصل کس طرح
نم جو درکار اس شجر کے بارور ہونے میں ہے

جانے کیا احوالِ امّت کے بدلنے میں ہے دیر
جانے کیا حائل دعا کے پُر اثر ہونے میں ہے

کب بہار آئے گی تائبؔ آرزو کے دشت میں
کیا خبر کیا دیر رحمت کی نظر ہونے میں ہے

~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~

○

مہکا ہوا ہے جس سے جہاں کا چمن تمام
اس پر نثار میری متاعِ سخن تمام

تخلیق کا ہے سارا عمل جس کے واسطے
وقف اس کے واسطے نہ ہو کیوں فکر و فن تمام

وہ سیّدالبشرؐ کے شمائل کی دین ہے
انساں کی زندگی میں ہے جو بانکپن تمام

جب یاد مشکلاتِ پیمبرؐ کو کرلیا
حق نے مٹا دیئے مرے رنج و محن تمام

وہ سیّدِانام کا روشن زمانہ ہے
پائیں گے جس سے نور، ابد تک زمن تمام

قائم کیا معاشرہ احسان و عدل پر
ماحول سے مٹا کے رسومِ کہن تمام

تائبؔ ہیں رہ نما مرے ہر آن چار یارؓ
پیارے ہیں جان و دل سے مجھے پنجتنؓ تمام

~~~~~~~~~~

ﷺ
~~~~~~~~~~

o

مصطفےٰؐ کی شکل میں حق کا جمال آیا نظر
سیرتِ اطہر میں ہر اوجِ کمال آیا نظر

کائنات اُس کے لیے تسخیر فرمائی گئی
اُس کے قدموں میں نظامِ ماہ و سال آیا نظر

وہ ہیں جس کے باطنی انوار بے حد و شمار
زیست کے ہر دائرے میں بے مثال آیا نظر

شانِ استقلال ہر غزوے میں پائی دیدنی
روئے انور مشکلوں میں بھی بحال آیا نظر

خاندانی نفرتوں کے بُت ہوئے سب پائمال
خانۂ کعبہ کی چھت پر جب بلالؓ آیا نظر

اہلِ طائف کو دعا دیتا تھا ہو کر زخم زخم
وادیٔ نخلہ میں جب رحمت خصال آیا نظر

چلتا تھا اس کے اشارے پر کھلونا چاند کا
مہد میں جب آمنہ بی بیؓ کا لال آیا نظر

زخم ہوں ظاہر کے وہ تائبؔ کہ باطن کے ہوں گھاؤ
اسوۂ احسن میں سب کا اندمال آیا نظر

~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~

O

مصطفیٰؐ کی شکل میں حق کا جمال آیا نظر
سیرتِ اطہر میں ہر اوجِ کمال آیا نظر

کائنات اُس کے لیے تسخیر فرمائی گئی
اُس کے قدموں میں نظامِ ماہ و سال آیا نظر

وہ ہیں جس کے باطنی انوار بے حد و شمار
زیست کے ہر دائرے میں بے مثال آیا نظر

شانِ استقلال ہر غزوے میں پائی دیدنی
روئے انور مشکلوں میں بھی بحال آیا نظر

خاندانی نفرتوں کے بُت ہوئے سب پائمال
خانۂ کعبہ کی چھت پر جب بلالؓ آیا نظر

اہلِ طائف کو دعا دیتا تھا ہو کر زخم زخم
وادیٔ نخلہ میں جب رحمت خصال آیا نظر

چلتا تھا اس کے اشارے پر کھلونا چاند کا
مہد میں جب آمنہ بی بیؓ کا لال آیا نظر

زخم ہوں ظاہر کے وہ تائبؔ کہ باطن کے ہوں گھاؤ
اسوۂ احسن میں سب کا اندمال آیا نظر

~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
~~~~~~~~~~~

○

مصطفےؐ کی شکل میں حق کا جمال آیا نظر
سیرتِ اطہر میں ہر اوجِ کمال آیا نظر

کائنات اُس کے لیے تسخیر فرمائی گئی
اُس کے قدموں میں نظامِ ماہ و سال آیا نظر

وہ ہیں جس کے باطنی انوار بے حد و شمار
زیست کے ہر دائرے میں بے مثال آیا نظر

شانِ استقلال ہر غزوے میں پائی دیدنی
روئے انور مشکلوں میں بھی بحال آیا نظر

خاندانی نفرتوں کے بُت ہوئے سب پائمال
خانۂ کعبہ کی چھت پر جب بلالؓ آیا نظر

اہلِ طائف کو دعا دیتا تھا ہو کر زخم زخم
وادیٔ نخلہ میں جب رحمت خصال آیا نظر

چلتا تھا اس کے اشارے پر کھلونا چاند کا
مہد میں جب آمنہ بی بیؓ کا لال آیا نظر

زخم ہوں ظاہر کے وہ تائبؔ کہ باطن کے ہوں گھاؤ
اسوۂ احسن میں سب کا اندمال آیا نظر

~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~

○

تیرہ فصیلِ وقت میں باب کھلا جمال کا
نور و ظہورِ مصطفیٰؐ حُسن ہے ماہ و سال کا

آئینۂ مقال میں عکس کلامِ ذات کے
خُلقِ عظیم آپ کا معجزہ ہے خصال کا

سیرت و صورتِ نبیؐ تابشِ راہِ زندگی
زور ہیں وہ کلام کا، نور ہیں وہ خیال کا

اس پہ ہی چل کے آدمی کرب سے پائے گا نجات
آپ نے جو بتا دیا راستہ اعتدال کا

گردشِ دہر لاسکے کیسے مثال آپ کی
ثانی کوئی جہان میں جب نہ ملے بلالؓ کا

دامنِ دل بھرا ہوا کیف کے موتیوں سے تھا
آپ کے در پہ جس گھڑی ہوش نہ تھا سوال کا

دوریوں میں حضوریاں کیسی ہیں لذت آفریں
نغمۂ نعتِ مصطفیٰؐ زمزمہ ہے وصال کا

~~~~~~~~~~~

ﷺ
~~~~~~~~~~~

○

میں یہ سمجھوں گا کہ آنکھوں کی نمی کام آ گئی
آپ کی رہ میں جو میری زندگی کام آ گئی

بے سرو سامانیوں میں حاضری ہوتی رہی
شہرِ رحمت سے مری دل بستگی کام آ گئی

فقر سے نسبت ہوئی جو ہے متاعِ مصطفیٰؐ
کاروبارِ زیست میں بے حاصلی کام آ گئی

حشر میں بھی یہ بنے گی میری بخشش کا سبب
دہر میں جیسے غلامی آپ کی کام آ گئی

رحمتہ للعالمیں چارہ گری کو آ گئے
خَلق کی حد تک پہنچتی بیکسی کام آ گئی

جب نہ تھی جذبات کے اظہار کی کوئی سبیل
اس گھڑی پلکوں سے اشکوں کی جھڑی کام آ گئی

جب اندھیروں میں بھٹکنے کو تھی تائبؔ زندگی
سیرتِ خیرالوریٰؐ کی روشنی کام آ گئی

~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~

○

سر کو جھکائے ہے فلک ان کے سلام کے لیے
رفعتِ عرش بچھ گئی جن کے خرام کے لیے

کیسی عجیب شب تھی وہ اقصیٰ میں تھی عجب بہار
سارے نبی تھے منتظر اپنے امام کے لیے

کُنجِ حرا سے آپ پر کون سا در کھلا نہیں
حق نے بلایا عرش پر خاص کلام کے لیے

آپ کے واسطے چلی نبضِ حیات و کائنات
جاری ہوا نظامِ وقت خیرِ انامؑ کے لیے

آپ کی ذاتِ پاک ہے غایتِ خَلقِ کائنات
خم نہ ہو کیوں سرِ نیاز آپؐ کے نام کے لیے

کھولتی ہے درِ حضور تائبِ عجز کار پر
کافی نبیؐ کی نعت ہے کیفِ دوام کے لیے

~~~~~~~~~~~

ﷺ
~~~~~~~~~~~

O

دین و دنیا کی قیادت آپؐ کو بخشی گئی
زندگی افروز دعوت آپؐ کو بخشی گئی

جس سے پائیں گی ہدایت تا ابد اقوامِ دہر
ایسی بے پایاں رسالت آپؐ کو بخشی گئی

اوّلیت کا شرف بخشا گیا تخلیق میں
عزتِ ختمِ نبوت آپؐ کو بخشی گئی

زندگی کو کر دیا جس نے لطافت آشنا
سادگی میں وہ نفاست آپؐ کو بخشی گئی

مسکراہٹ سے کھل اٹھتے تھے در و دیوار بھی
ایسی جاں افروز صورت آپؐ کو بخشی گئی

زیست کا ہر شعبہ جس سے نور پائے گا سدا
وہ سراپا حُسن ، سیرت آپؐ کو بخشی گئی

جو پہنچتی ہی رہے گی سب عوالم تک مدام
ایسی لا محدود رحمت آپؐ کو بخشی گئی

آپؐ کا ہر لفظ ہے معجز نما و دلکشا
کچھ عجب روحِ بلاغت آپؐ کو بخشی گئی

وصف سب پیغمبروں کے آپؐ میں یکجا ہوئے
سب رسولوں کی امامت آپؐ کو بخشی گئی

ہوتے مرعوب اک مہینے کی مسافت سے عدد
قدرتی شانِ جلالت آپؐ کو بخشی گئی

آپؐ ہی کے فیض سے ساری زمیں ہے سجدہ گاہ
ایسی عالمگیر وسعت آپؐ کو بخشی گئی

ہر گھڑی ایقانِ حضرتؐ کا بھرم رکھا گیا
ہر قدم پر فتح و نصرت آپؐ کو بخشی گئی

ہوگیا مالِ غنیمت آپؐ کی خاطر حلال
فقر میں ہر ایک نعمت آپؐ کو بخشی گئی

شرمساری سے بچا لیتی تھی جو مجرم کو بھی
چشم پوشی کی وہ عادت آپؐ کو بخشی گئی

منحصر عصیاں شعاروں کی ہے جس پر مغفرت
ایسی توفیقِ شفاعت آپؐ کو بخشی گئی

اپنی امّت کے لیے ہوں گے نہ کیوں وہ فکر مند
جب خدائی کی محبت آپؐ کو بخشی گئی

بعدِ محشر بھی نہ آئے گا جسے تائب زوال
ایسی شانِ بے نہایت آپؐ کو بخشی گئی

~~~~~~~~~~~

ﷺ
~~~~~~~~~~~

o

سانس میں ہے رواں میرا زندہ نبیؐ
دُور مجھ سے کہاں میرا زندہ نبیؐ

ہم قدم اس کی سیرت بہر مرحلہ
میری تاب و تواں میرا زندہ نبیؐ

اس کی رحمت پہنچتی ہے سب خَلق تک
سب پہ ہے مہرباں میرا زندہ نبیؐ

زندہ اُس کی کتاب، اُس کے لفظ، اُس کا دیں
یوں ہوا جاوداں میرا زندہ نبیؐ

جس کا ہر ہر عمل زندگی آفریں
وہ عزیمت نشاں میرا زندہ نبیؐ

ضامنِ امن و فوز و فلاح و سکوں
محسنِ انس و جاں میرا زندہ نبیؐ

اُس کا پیغام تائبؔ ہے تازہ سدا
رہبرِ ہر زماں میرا زندہ نبیؐ

~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
~~~~~~~~~~~

○

اہلِ ایماں کے لیے جانوں سے اولیٰ آپؐ ہیں
خوں کے سب رشتوں سے ارفع اور اعلیٰ آپؐ ہیں

کوئی مومن ہی نہیں ان کی محبت کے بغیر
ہر دلِ تیرہ میں ایماں کا اجالا آپؐ ہیں

حق نے ٹھہرائی محبت آپ کی ایماں کی شرط
ٹھہرا احسن اور اجمل جن کا اسوہ آپؐ ہیں

حُبِّ سرورؐ کا تقاضا پیروی ہے آپؐ کی
خوش خدا ہوتا ہے جس سے وہ حوالہ آپؐ ہیں

حق تعالیٰ کی اطاعت ہے اطاعت آپؐ کی
گویا عرفانِ الٰہی کا وسیلہ آپؐ ہیں

آپ ہی کے واسطے تخلیق کا سارا عمل
زیست کے پیچھے جو ٹھہرے کارفرما آپؐ ہیں

جس سے خوش حاصل ہوئی ہے سرزمینِ زندگی
وہ تلطّف آشنا رحمت کا دریا آپؐ ہیں

عدل و احساں کا نظامِ جانفزا جس نے دیا
وہ محبت آفریں ، رحمت سراپا آپؐ ہیں

حرفِ آخر جانیے تائبؔ یہ ارشادِ خدا
اہلِ ایماں کے لیے جانوں سے اولیٰ آپؐ ہیں

~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~

O

تازہ امنگ جاگی دلِ عندلیب میں
دیکھی بہارِ جلوہ جو روضِ حبیبؐ میں

اُس کے سُرور ہی سے نہ نکلوں تمام عمر
اک بار ہو جو ان کی زیارت نصیب میں

ان دوریوں کو رنگِ حضوری عطا کریں
ہمت سفر کی اب نہیں باقی غریب میں

کردار بے مثال تو گفتار لاجواب
ہر وصف تھا کمال پہ حق کے حبیبؐ میں

دیکھی سَحر اذانِ بلالی پہ پھوٹتی
کیا بات تھی رسولِؐ خدا کے نقیب میں

فکر و نظر کو ملتی ہے تابؔش وہیں جِلا
جو شہر ہے نہایا ہوا نور و طِیب میں

~~~~~~~~~~~

ﷺ
~~~~~~~~~~~

O

اٹھنے کی تاب ہی نہ ہو جانِ ضعیف میں
ایسے پڑا رہوں قدمینِ شریف میں

طیبہ کی سمت میں نے جو قصدِ سفر کیا
طاقت کہاں سے آگئی جسمِ نحیف میں

جب اُن کی یادِ پاک کو دل میں بسالیا
پیدا ہوئیں لطافتیں روحِ کثیف میں

ان کی توجہ ہے مرے باطن میں ضوفشاں
موسم ربیع کا ہے جو فصلِ خریف میں

دیکھی گئی نہ ان کی جبیں پر کبھی شکن
برداشت تھی کمال مزاجِ لطیف میں

اللہ رے شانِ عدل و مساوات آپؐ کی
تائبؔ رکھا نہ فرق حریف و حلیف میں

~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~

o

جسے خالقِ عالمیں نے پکارا سرا جاً منیرا
وہ حُسنِ ہویدا ، وہ نورِ سراپا، سراجاً منیرا

ہدایت کا اک جگمگاتا سویرا جو ہمراہ لایا
جگر جس نے ظلماتِ دوراں کا چیرا سراجاً منیرا

وہ جس کے قدم سے بہاروں کے چشمے زمانے میں پھوٹے
ہوا جس کے دم سے جہاں میں اجالا سراجاً منیرا

جو خاتِم بھی ہے اور خاتَم بھی ہے انبیا و رسل کا
وہ یٰسیں وہ طٰہٰ ، وہ روشن منارہ سراجاً منیرا

وہی صاحبِ قولِ فیصل جو ٹھہرا ہے برہانِ محکم
سدا جس کے جلوے ہیں تازہ بتازہ سراجاً منیرا

معلّمِ کتاب اور حکمت کا تائب وہ ہادی ، وہ منذر
وہ احمدؐ ، محمدؐ ، بشیراً نذیرا ، سراجاً منیرا

~~~~~~~~~~~~

ﷺ
~~~~~~~~~~~~

○

تو روشنی کا پھول ہے یا ایہاالرسولؐ
تو آخری رسولؐ ہے یا ایہاالرسولؐ

ساعت ہر آنے والی ہے بہتر ترے لیے
تو کس لیے ملول ہے یا ایہاالرسولؐ

پاکیزہ کرنے والا ہے تو ہی نفوس کا
تو رہبرِ عقول ہے یا ایہاالرسولؐ

کافی ہے تیری شرع ہر اک عہد کے لیے
تو سربسر اصول ہے یا ایہاالرسولؐ

جو تیرے کاروان کے قدموں کی دین ہے
سرمہ مرا وہ دُھول ہے یا ایہاالرسولؐ

آشوب میں بھی ہے تری امت جو سُرخرُو
تیری دعا قبول ہے یا ایہاالرسولؐ

تائبؔ ترے حضور جو لایا ہے بہرِ نذر
وہ الفتِ بتولؓ ہے یا ایہاالرسولؐ

~~~~~~~~~~~

ﷺ
~~~~~~~~~~~

○

پہنچا ہوں روبروئے حرم صاحبِ حرم
فرمایئے نگاہِ کرم صاحبِ حرم

ہر دم توجہات کا طالب دلِ نزار
محتاجِ لطف دیدۂ نم صاحبِ حرم

سامانِ اشک وہ آہ میسّر ہو ہر گھڑی
کیف و سرور یوں ہو بہم صاحبِ حرم

خلقِ خدا ہے نت نئے آشوب سے دوچار
رحمت مآب ، میرِ امم ، صاحبِ حرم

امت حضورؐ کی ہے عجب ابتلاؤں میں
پیہم ہے اس پہ یورشِ غم صاحبِ حرم

دستِ دعا اٹھایئے ملّت کے واسطے
ٹوٹے حصارِ کرب و الم صاحبِ حرم

تائبؔ ہوا ہے طالبِ رحمت جناب سے
ہو اب تو سدِّ بابِ ستم صاحبِ حرم

~~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~~

○

میں صرف حرفِ تمنا ہوں یا رسول اللہؐ
بس اک نگاہ کا جویا ہوں یا رسول اللہؐ

وہ دل ہوں جس میں کسک آپ ہی کے نام سے ہے
اسی صدا پہ دھڑکتا ہوں یا رسول اللہؐ

زمینِ شور کا اک بے گیاہ ٹکڑا ہوں
سحابِ لطف کا پیاسا ہوں یا رسول اللہؐ

حقیر میری نظر میں ہے دولتِ دنیا
فقیر تیری گلی کا ہوں یا رسول اللہؐ

رفاقت آپ کی ہر دم مجھے نصیب رہے
میں اس جہاں میں اکیلا ہوں یا رسول اللہؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

O

آپ ہیں جانِ ارض و سما
شانِ مُخلقِ خدا آپ ہیں
زندگی کی بہار آپ سے،
حُسن ہر دور کا آپ ہیں

سر سے پا تک محمدؐ ہیں آپ
اور محمودؐ و احمدؐ ہیں آپ
افتخارِ اب وجد ہیں آپ،
خاتم الانبیا آپ ہیں

شاہِ دنیا و عقبیٰ حضورؐ
جاں نواز و دل آرا حضورؐ
خوش لقا، خوش ادا، خوش نوا
مجتبیٰؐ ، مصطفاؐ آپ ہیں

آپ ہیں شاہِ والا نسب،
خیرِ خَلق اور محبوبِ رب
آپ ہیں روحِ صدق و صفا،
آبروئے وفا آپ ہیں

آپ جیسا کوئی دوسرا
آسکا ہے نہ اب آئے گا
آپ تاحشر ہیں رہنما،
آفتابِ ہدیٰ آپ ہیں

کیوں نہ گُن آپ کے گائیں ہم،
آپ سے جب سکوں پائیں ہم
کیوں گناہوں پہ گھبرائیں ہم
جب شفیع الورا آپ ہیں

نطق ہے عالمِ رنگ و بو،
خُلق قرآن ہے ہو بہو
آپ تائبؔ کی ہیں آبرو
بے نوا کی نوا آپ ہیں

~~~~~~~~~~~

ﷺ
~~~~~~~~~~~

○

طیبہ میں پہلا نقش حَسَنْ مسجدِ قُبا
تقویٰ کا دلنواز چمن مسجدِ قُبا

بنیاد جس کی رکھی نبیؐ و صحابہؓ نے
سر جلوۂ تجلّیٔ فن مسجدِ قُبا

جو پہلے دن سے حسنِ عمل پر ہے استوار
وہ یادگارِ شاہِ زمن مسجدِ قُبا

موزوں تھی جو عبادتِ سرکارؐ کے لیے
ضوبار زیرِ چرخِ کہن مسجدِ قُبا

عمرہ سا اجر رکھتی ہے جس میں نمازِ عام
تاریک شب میں پھوٹی کرن مسجدِ قُبا

~~~~~~~~~~~

ﷺ
~~~~~~~~~~~

○

حرم کا دیدۂ بیدار روضتہ الجنہ
ازل نما ، ابدآثار ۔ روضتہ الجنہ

جہاں پہنچ کے سکوں پائے دیدہ بھی ، دل بھی
وہ پُر بہار و پُر انوار روضتہ الجنہ

ہر اسطوانہ ہے عہدِ رسولؐ کا عکّاس
نہ کیوں ہو اور ضیا بار روضتہ الجنہ

سدا دکھاتا ہے خیرالقرون کے منظر
ہے گویا آئنہ بردار روضتہ الجنہ

مہک رہا ہے جو انفاسِ زیست پرور سے
وہ حسن و خیر کا گلزار روضۃ الجنۃ

بہارِ زیست ہے وہ روضہ جانِ اہلِ نظر
نشاطِ خاطرِ ابرار روضۃ الجنۃ

~~~~~~~~~~~~

ﷺ
~~~~~~~~~~~~

o

کچھ ایسے صاحبِ اعزاز ہیں آپؐ
زمین و آسمان کا ناز ہیں آپؐ

محبت ہی محبت آپ کا دیں
سراپا حُسن اور اعجاز ہیں آپؐ

ہمیشہ گونجنے والی جہاں میں
فلاح و خیر کی آواز ہیں آ پؐ

بھرم آدم کا قائم آپ سے ہے
رگِ فطرت کا سوزو ساز ہیں آپؐ

ہوا اتمامِ نعمت آپ ہی پر
سعادت کی حدِ پرواز ہیں آپؐ

نہیں عقل و خرد کو دخل جس میں
وہ سربستہ جہانِ راز ہیں آپؐ

ہدایت آپ پر ہے ختم تائبؔ
اگر تخلیق کا آغاز ہیں آپؐ

~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~

O

قلب ہے پُر سکوں آپؐ کے شہر میں
للہ الحمد ہوں آپ کے شہر میں

ہر گھڑی رخ ہے سوئے حریمِ نبیؐ
وقت کٹتا ہے یوں آپ کے شہر میں

روحِ پژمردہ میں پھول کھلنے لگیں
جب اذانیں سنوں آپ کے شہر میں

پورے کیسے ادب کے تقاضے کروں
دم بخود سا رہوں آپ کے شہر میں

عیَر سے ثوَر تک سب نشاں دیکھ کر
جاں تصدق کروں آپ کے شہر میں

چلتا پھرتا ہوا آپ کو پاؤں میں
جس طرف بھی تکوں آپ کے شہر میں

تائبؔ ارمان بس رہ گیا ہے یہی
اب جیوں اور مروں آپ کے شہر میں

~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~

○

دیتا نئی حیات ہے عشقِ رسولؐ پاک
کرتا عطا ثبات ہے عشقِ رسولؐ پاک

جس کے مکین ہیں غمِ دوراں سے بے نیاز
اک ایسی کائنات ہے عشقِ رسولؐ پاک

دنیا و آخرت میں ہے ضامن فلاح کا
پروانۂ نجات ہے عشقِ رسولؐ پاک

لذّت کو اس کی جانتے ہیں اس کے آشنا
اک ایسی واردات ہے عشقِ رسولؐ پاک

منزل کا حکم رکھتا ہے تائبؔ سلوک میں
گویا شعورِ ذات ہے عشقِ رسولؐ پاک

~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~

○

بابِ انعام کھلا رحمتِ عالمؐ کے طفیل
دینِ اسلام ملا رحمتِ عالمؐ کے طفیل

قرن ہا قرن بھٹکتی رہی ظلمت میں حیات
ہوئی پُر نور فضا رحمتِ عالمؐ کے طفیل

خیر و شر میں نہ تمیز آپ سے پہلے تھی کوئی
فرق دونوں میں ہوا رحمتِ عالمؐ کے طفیل

ہوئی تکمیلِ نبوت شہِؐ اکرم کے سبب
یہ چمن پھولا پھلا رحمتِ عالمؐ کے طفیل

حُسن اور خیر کی کلیوں سے خدا نے تائبؔ
دامن زیست بھرا رحمتِ عالمؐ کے طفیل

~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~

○

دیس میرا ہے گلستاں نعت کا
جس میں روشن تر ہے امکاں نعت کا

نعت گو پہلے تھے کم کم اور اب
ہر کوئی رکھتا ہے ارماں نعت کا

پاتے ہیں مضموں سدا اہلِ طلب
ہے خزانہ گویا قرآں نعت کا

سیرتِ اطہر پہ جب ڈالی نظر
بھر گیا پھولوں سے داماں نعت کا

میری جاں قربان انؐ کی ذات کے
جن سے ہے سب ساز و ساماں نعت کا

کام آئی ہے دعا ماں باپ کی
راس آیا فن کو عنواں نعت کا

کیوں نہ دنیا سے ہو تائبؔ بے نیاز
جس نے پایا گوہرستاں نعت کا

~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~

○

ایمان کی بنیاد محمدؐ کی محبت
انعامِ خداداد محمدؐ کی محبت

ہر حال میں ہوں پیشِ نظر اس کے تقاضے
ہر آن رہے یاد محمدؐ کی محبت

اس دل پہ فدا گلشنِ جنت کی بہاریں
جس دل میں ہو آباد محمدؐ کی محبت

بنتی ہے یہ آلام کے ماروں کا سہارا
رکھتی ہے سدا شاد محمدؐ کی محبت

تائبؔ غمِ دوراں کی کشاکش سے دلوں کو
کردیتی ہے آزاد محمدؐ کی محبت

~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~

○

اللہ غنی رتبہ و توقیرِ پیمبرؐ
دارین کی ہر خیر ہے جاگیرِ پیمبرؐ

ہر آن مشیّت رہی دمسازِ رسالت
تقدیر بداماں رہی تدبیرِ پیمبرؐ

فرقِ حق و باطل کے لیے میان سے نکلی
مجبور کے حق میں اٹھی شمشیرِ پیمبرؐ

اللہ نے دی بخششِ اُمت کی بشارت
دیکھا نہ گیا نالۂ شبگیرِ پیمبرؐ

بستی ہے مرے دل میں تمنائے مدینہ
تائبؔ مری آنکھوں میں ہے تنویرِ پیمبرؐ

~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~

# جشنِ میلادالنبیؐ

O

گردشِ دوراں کا درماں جشنِ میلاد النبیؐ
ہے بہاراں در بہاراں جشنِ میلاد النبیؐ

جگمگا اٹھے ہیں بام و در بھی قلب و روح بھی
ہے ضیا پاش وگل افشاں جشنِ میلاد النبیؐ

رحمتہ للعالمیں کی آمد آمد کے طفیل
رحمتِ ایزد کا عنواں جشنِ میلاد النبیؐ

ساتھ لاتا ہے ہوائیں انبساط و کیف کی
درد وغم میں راحتِ جاں جشنِ میلاد النبیؐ

لے کے آتا ہے ربیع الاوّل اک طرفہ بہار
حُسن کرتا ہے فراواں جشنِ میلاد النبیؐ

عنبریں اس سے ہیں گلیاں میری ارضِ پاک کی
نعت و سیرت کا گلستاں جشنِ میلاد النبیؐ

حق تعالیٰ کی خوشی اور قُربِ آقاؐ کی سبیل
خیر اور تسکیں کا ساماں جشنِ میلاد النبیؐ

~~~~~~~~~~~

ﷺ
~~~~~~~~~~~

## ربیع الاوّل

○

ماہِ ذیشان ربیع الاوّل
زیست عنوان ربیع الاوّل

آمدِ رحمتِؐ عالم کے طفیل
وقت کی جان ربیع الاوّل

ساتھ لاتا ہے جو پیغامِ سُرور
ایسا مہمان ربیع الاوّل

بے قراری کو مٹانے والا
شوق سامان ربیع الاوّل

جس کی خوشبو سے زمانے مہکے
بادِ بستان ربیع الاوّل

لائے ایماں کی بہارِ تازہ
زمزمہ خوان ربیع الاوّل

حق کا ہے خَلقِ خدا پر تائبؔ
خاص احسان ربیع الاوّل

~~~~~~~~~~~

ﷺ
~~~~~~~~~~~

## شبِ معراج

O

رفعت مرے آقاؐ نے وہ پائی شبِ معراج
تھی زیرِ قدم ساری خدائی شبِ معراج

جب لے گیا حق مکّہ سے تا مسجدِ اقصیٰ
محبوبؐ کو ہر شان دکھائی شبِ معراج

ہر فاصلہ اور وقت کیا آپ نے تسخیر
تھی دیدنی بندے کی بڑائی شبِ معراج

طے کر کے سب افلاک گئے عرش پہ جب آپ
سب عرشیوں نے خوب منائی شبِ معراج

سرکارؐ ہوئے لوح و قلم کے بھی مشاہد
ہر شے انھیں خالق نے دکھائی شبِ معراج

قوسین سے آگے تھی کہیں آپ کی منزل
کس جا نہ ہوئی ان کی رسائی شبِ معراج

آقاؐ کا یہ احسان نہیں بھولنے والا
اُمّت نہ کسی وقت بُھلائی شبِ معراج

جب گفت و شنید آپ کی حق سے ہوئی تا ئب
کیا کیا نہ ہوئی عقدہ کشائی شبِ معراج

~~~~~~~~~~~~

صلی اللہ علیہ وسلم
~~~~~~~~~~~~

O

ثبت دل پر جو مہرِ نبوت ہوئی
زیست پُرمایہ و باسعادت ہوئی

ذہن اڑنے لگا سوئے شہرِ نبیؐ
نعت پہ جب بھی مائل طبیعت ہوئی

غَیر سے ثَور تک نور ہی نور تھا
وادئ نور جس سے عبارت ہوئی

مرکزِ چشم پایا حریمِ نبیؐ
دو جہاں سے فزوں جس کی عزّت ہوئی

جس میں آرام فرما ہوا وہ جسد
ساری تخلیق جس کی بدولت ہوئی

وہ نبیؐ جس نے تسخیر عالم کیے
وہ نبیؐ ختم جس پر نبوّت ہوئی

وہ نبیؐ دین جس پر مکمل ہوا
وہ نبیؐ جس پہ تکمیلِ نعمت ہوئی

جس کے دم سے ہے دارین میں دلکشی
زندگی جس سے ہے خوبصورت ہوئی

دہر میں وہ ریاست ہوئی جلوہ گر
جس میں توقیرمند آدمیت ہوئی

اُس حرم کے خدوخال آئے نظر
مجھ پہ ظاہر عجب معنویت ہوئی

چار سے بڑھ کے مینار دس ہو گئے
میرے سینے میں بھی اور وسعت ہوئی

آئے سرکارؐ دستار پہنے نظر
گنبدِ سبز کی جب زیارت ہوئی

دیکھے حجراتِ اقدس کے اجلے نشاں
کس طرح منکشف آیت ہوئی

بابِ جبریل پر دیکھے روح الامیں
بعدِ خندق جو در پیش خدمت ہوئی

وہ حرم ہے رسولِؐ خدا کا حرم
عشق سے جس کے سرشار اُمّت ہوئی

جس کی وسعت کا صنعا تک امکان ہے
جیسے محبوبِؐ حق کی اشارت ہوئی

کوئی در کوئی دہلیز ہی چومتے
اُس حرم میں کب اتنی بھی جرات ہوئی

روضۂ خلد کے اسطوانات سے
دُور ہونے کی کیوں مجھ کو ہمت ہوئی

دور ہوتے ہی حنّانہ رونے لگی
مجھ کو حاصل نہ اتنی بھی قدرت ہوئی

اڑ کے جاتا بقیعِ پُرُ انوار تک
طائرانِ حرم سی نہ قسمت ہوئی

جب بھی دیکھا احَد رشک آیا مجھے
جس کو حاصل نبیؐ کی محبت ہوئی

پیار جس نے حبیبِؐ خدا سے کیا
بخت میں جس کے شہؐ کی رفاقت ہوئی

وہ عقیق اور غابہ کی پہنائیاں
جن سے کیا کیا نہ دل کی ضیافت ہوئی

آب ہو کہ تراب و ہوا طیبہ کی
ایک اک چیز پیغامِ راحت ہوئی

اُن کے دربار میں جب ہوئی حاضری
کارگر میرے لہجے کی لکنت ہوئی

کیا مبارک زمانہ تھا، کیا لوگ تھے
جن کی تقدیر میں ان کی صحبت ہوئی

وہ کہیں بھی رہیں آپؐ کے پاس ہیں
حُبِ سرکارؐ جن کو ودیعت ہوئی

میں جو منسوب شاہِ اممؐ سے ہوا
حال پہ میرے کیا کیا نہ رحمت ہوئی

اس کو بھی ایک انعام سمجھا ہوں میں
گیارہویں حاضری کی جو نیّت ہوئی

ویزے کی انتظاری میں گزرے جو دن
حاصل ان میں بھی اک طرفہ لذّت ہوئی

مکّہ و طیبہ جانے میں پھر دیر کیا
گر خدا و نبیؐ کی اجازت ہوئی

دیکھیے کب یہ آتی ہے تائبؔ خبر
چل کہ ختم اب تری شامِ غربت ہوئی

~~~~~~~~~~~~

ﷺ
~~~~~~~~~~~~

# کوثریہ

سہ مصرعی نظم پاروں کو کچھ اختلافات کے ساتھ ثلاثی،
ہائیکو اور ماہیا کہا گیا، مگر میں نے نعتیہ سہ مصرعی نظم پاروں کو
سورہ ''الکوثر'' کے تتبع میں تینوں ہم قافیہ اور ہم وزن مصرعوں
کی صورت دے کر ''کوثریہ'' نام دیا ہے۔

خیرِ کثیر اعزازِ پیمبرؐ
فرماتا ہے معطیٔ اکبر
اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ﴿١﴾

O

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
پڑھ کے لکھوں حمدِ خدائے حکیم
تازہ رکھے فکر وہ نورِ قدیم

O

جوہرِ تخلیق الف ۔ لام ۔ میم
عرضِ مقامات وہ ذاتِ عظیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
بعدہ ، نعتِ رسولؐ کریم
جن کو ملا رتبۂ خُلقِ عظیم

○

منبعِ ہر مدح وہ اسمِ شریف
زندگی و بندگی میں جو منیف
فیض کا ان کے امیں دینِ حنیف

O

نور تیرا ہے سر آغازِ حیات
تجھ سے ہر قدرِ حسیں کا اثبات
تجھ پہ ہر آن درود و صلوٰت

O

اے جمالِ عمل اے شانِ سخن
ذکر تیرا رہے عنوانِ سخن
رشکِ گلشن ہو بیابانِ سخن

O

طبعِ سادہ میں ترا رنگ آئے
دلنوازی کا مجھے ڈھنگ آئے
نعت میں کوثری آہنگ آئے

O

اشک کو مطلعِ اظہار بنایا جائے
حالِ دل رحمتِ عالم کو سنایا جائے
بوجھ اس طور طبیعت سے ہٹایا جائے

O

اے گلِ نوبہارِ محبوبی
رونقِ لالہ زارِ محبوبی
آپ ہیں شاہکارِ محبوبی

O

حلقۂ مصطفےٰ میں رہتے ہیں
گم نبیؐ کی ولا میں رہتے ہیں
اک منزہ فضا میں رہتے ہیں

o

جلوۂ الکتاب دیکھا ہے
روئے رحمت مآب دیکھا ہے
کس زمانے کا خواب دیکھا ہے

o

سبز گنبد جو روبرو ہوتا
اشک سے ہر گھڑی وضو ہوتا
نور ہی نور چار سو ہوتا

○

دردِ ہستی کا مداوا تو ہے
ٹوٹے شیشوں کا مسیحا تو ہے
مہرباں سارے جہاں کا تو ہے

○

روح کے زخم دکھاؤں کس کو
داستاں دل کی سناؤں کس کو
رازداں اور بناؤں کس کو

O

میرے حق میں بھی ہو جبریلِؑ امیں کی تائید
نعت سے کرتا رہوں فتنہ و شر کی تردید
میری تقدیم یہی ہے ، یہی ٹھہرے تجدید

O

سوچنا چاہا جو اس ذات کو یکسو ہو کر
لفظ آنکھوں سے رواں ہو گئے آنسو ہو کر
میں بکھرتا ہی گیا دہر میں خوشبو ہو کر

O

درکار پئے نعت ہے پیرایۂ فن اور
اس رہ کے مسافر کا ہے رخت اور چلن اور
کام آتا ہے دربارِ رسالت میں سخن اور

O

نعلینِ مبارک ہیں جو حجرات سے باہر
اترے ہوئے دو چاند ہیں طیبہ کی زمیں پر
کرتے ہیں دل و دیدۂ عالم کو منور

○

خوشبوئے مدینہ سے لدی بادِ صبا بھیج
یا ذکر کا القا جو کرے ایسی ہوا بھیج
یارب مری جانب کوئی پیغامِ شفا بھیج

○

جب لفظ میں ہو پائے نہ اظہارِ عقیدت
آنکھوں میں اُمڈ آتے ہیں انوارِ عقیدت
مہکا ہوا لگتا ہے چمن زارِ عقیدت

O

رکھتا ہے کشش عالمِ فانی اُسی دم سے
آفاق کی سانسوں میں روانی اُسی دم سے
جاری ہے مری زمزمہ خوانی اُسی دم سے

O

اللہ غنی رحمتِ سلطانِ مدینہ
حاضر ہوں سرِ جنتِ سلطانِ مدینہ
ہوتی ہے ادا مدحتِ سلطانِ مدینہ

○

حاضر درِ نبیؐ پہ ہیں ان کے کرم سے ہم
کہتے ہیں دل کی بات امیرِ حرم سے ہم
الفاظ میں کبھی تو کبھی چشمِ نم سے ہم

○

دربارِ مصطفیٰؐ میں گم صم کھڑا ہوا ہوں
یوں صاحبِ حرم کو تسلیم کہہ رہا ہوں
دامانِ آرزو کو معمور دیکھتا ہوں

O

مرکزِ فکر و فن ہے کون شاہِؐ حجاز کے سوا
لب پہ ہو کیوں کوئی سخن حرفِ نیاز کے سوا
چاہیے برگ و ساز کیا جذب و گداز کے سوا

O

امیِؐ نکتہ داں ہوا علم و ہنر کی آبرو
عمرِ حضورِؐ پاک ہے شام و سحر کی آبرو
یعنی ہے ذاتِ مصطفٰے نوعِ بشر کی آبرو

O

جہاں میں سرورِ عالم کی رحمت کام آئے گی
قیامت میں شہِ دیں کی شفاعت کام آئے گی
کسی عالم میں ہوں آقا کی نسبت کام آئے گی

O

نرالا آپ کا دیں ہے نرالی آپ کی ہستی
ہوئے بس آپ ہی سارے زمانوں کے لیے ہادی
فدا ہوں آپ پر میرے اب وجد اور دل و جاں بھی

O

آپ کا اسمِ مبارک جب گل افشاں ہوگیا
رنگ اور خوشبو سے پُر ہستی کا داماں ہوگیا
نور سے معمور ہر دشتِ دل و جاں ہوگیا

O

آپ کے دربار میں عبدِ گنہگار آگیا
سن کے جاؤک لبِ حق سے ستم گار آگیا
لے کے امیدِ شفاعت زار و لاچار آگیا

O

چلا ہے خیر کا ہر سلسلہ مدینے سے

کہ نور پاش ہیں خیر الوریٰ مدینے سے

سدا رہے گا مرا رابطہ مدینے سے

O

عجب سکون میسر ہوا مدینے میں

لگی ہوا بھی مجھے آشنا مدینے میں

تراب و آب بھی تھے دلکشا مدینے میں

O

یا الٰہی رنگ لائے نسبتِ خیرالانامؐ

عام ہو دنیا میں نورِ سیرتِ خیرالانامؐ

دو جہاں میں سُرخرو ہو امتِ خیرالانامؐ

O

نغمۂ حق تار دل کے چھیڑتا ہے آج بھی

خطبۂ آخر نبیؐ کا گونجتا ہے آج بھی

میری نظروں میں وہ روئے پرضیا ہے آج بھی

O

نبیؐ کی نعت مرا مستقل حوالہ ہے

سرِ نیاز پہ رحمت کا ظل حوالہ ہے

درونِ سینہ، تب و تابِ دل حوالہ ہے

O

خراب کیوں ہے مرا حال یا رسول اللہؐ

کرم کی ایک نظر ڈال یا رسول اللہؐ

بڑھے سدا ترا اقبال یا رسول اللہؐ

○

نورِ نبیؐ جو چمکا سرِ وادیٔ عقیق
جلوہ خدا کا دیکھا سرِ وادیٔ عقیق
ہر سمت حسن بکھرا سرِ وادیٔ عقیق

○

مقصودِ کائنات نبیؐ کا دیارِ نور
اقلیمِ حُسن، ارضِ تمنا، دیارِ نور
اہلِ جہاں کی آنکھ کا تارا دیارِ نور

○

حریمِ تمنا حریمِ رسالت
سکینت کی دنیا حریمِ رسالت
تجلّی سراپا حریمِ رسالت

○

سنو میری فریاد یا ربِ کعبہ
کرو میری امداد یا ربِ کعبہ
کہ دل ہو مرا شاد یا ربِ کعبہ